فرمانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا لازم ہے

(مسند احمد بن حنبل، رقم: ۲۳۰۹۹)

صَدَقَہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف

مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز

۵۶۔ اُردو بازار کراچی

PH : 32631839,32620178

E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ !

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ''صَدَقَہ'' منظرِ عام پر آچکی ہے۔

صاحبِ کتاب نے صدقہ کے موضوع کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے احسن اور آسان انداز میں بیان کیا ہے۔

اور اس موضوع کو سمجھنے کے لئے بطورِ تمہید جو مقدّمہ تحریر فرمایا ہے وہ قابلِ صد تحسین اور مضطرب قلوب کی تسکین کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ خرچ کی بھی تین اقسام ہیں اور مال کی بھی تین اقسام ہیں جن کا پڑھنا اور سمجھنا اشد ضروری ہے جسکا تفصیلی بیان مقدّمہ میں موجود ہے۔

یاد رکھیں! صدقہ بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے صرف مال خرچ کرنا، کھلانا پلانا ہی صدقہ نہیں بلکہ اپنے بھائی کے لئے مسکرانا، اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، عدل کرنا، راستہ سے تکلیف دہ شئے کو ہٹانا، سواری پر بٹھالینا اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے۔ مزید صدقہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے مکمل کتاب کا مطالعہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض: محمد لبشیر فاروق قادری

۲۰ رجب المرجب

۱۴۳۲ھ

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صدقہ

بفیضانِ نظر۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ ۔۔۔۔۔۔۔۔سید سمیر حسین

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	مقدمہ	05
02	دینی فائدے تین قسموں میں منحصر ہیں	05
03	پہلی قسم	05
04	دوسری قسم	06
05	تیسری قسم	08
06	مال تین طرح کا ہوتا ہے	08
07	صدقہ کا لغوی معنیٰ	09
08	صدقہ کی تعریف	09
09	صدقہ کی دو اقسام	10
10	(۱)صدقہ واجبہ:	10
11	(۲)صدقہ نافلہ:	10
12	اللہ کے نزدیک نیکی اور بھلائی کیا ہے۔۔۔؟	11
13	نیکی کے چھ طریقے	11
14	صدقہ اور صلۂ رحمی	12
15	عزّت کا ثواب	12
16	صدقہ کی حسرت	13
17	محبوب چیز ربّ کی خاطر خرچ کرنا صدقہ ہے	13
18	باغ صدقہ کرنا	14
19	شکر کی بوریاں صدقہ کرنا	14
20	راہِ خدا میں خرچ کرنے پر مزید دینے کا وعدہ	15
21	جو خرچ کروگے وہ پورا دیا جائے گا	15
22	ایک کے بدلے سات سو سے زائد کا وعدہ	16
23	راہِ خدا میں خرچ کرنے پر عظیم ثواب اور غم وخوف سے نجات	17
24	شانِ نزول	17
25	صدقہ محتاجی کو دور کرتا ہے	18
26	شیطان تنگدستی سے ڈراتا اور دھمکاتا ہے	18
27	صدقہ شیاطین سے چھڑوا کر نکالا جاتا ہے	19
28	جو جہنّم سے آزادی چاہے اپنا مال صدقہ کرے	19
29	صدقہ نافلہ	20
30	راہِ خدا میں ناقص (خراب) شئے مت دو	21
31	ردّی کھجوریں	21
32	التجاء سے پہلے صدقہ	22
33	صدقہ دستِ قدرت میں	22
34	راہِ خدا میں خرچ	23
35	جہنم میں جانے کی ایک وجہ۔۔۔ مسکین کو کھانا نہ دینا	25
36	مسکینوں کا صدقہ دینے سے منع کرنا زندیق لوگوں کا طریقہ ہے	26
37	لباس کے بدلے جنّتی لباس	26
38	بھوکے جگر کی آسودگی	27
39	صدقہ کو قرض سے تعبیر کرنا	27
40	ہر قرض صدقہ ہے	28
41	اپنے خزانے ربّ کی بارگاہ میں جمع کرو	28
42	صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے	29
43	صدقہ ذریعۂ نجات ہے	29
44	صدقہ ڈھال ہے	30
45	صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے	30
46	صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے	30
47	صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے	30
48	صدقہ بدن بگڑنا، سفید داغ کو روکتا ہے	31
49	بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی	31
50	صدقہ کی کثرت سے روزی، مدد، اور بگڑیوں کا سنورنا	31
51	اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو	31
52	ایک درہم سو۱۰۰ درہم سے افضل	32
53	افضل صدقہ	32
54	صدقہ کا وسیع مفہوم	33
55	ذکر اللہ صدقہ ہے	34
56	صدقہ کا فلسفہ	35
57	تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ لازم ہے	36
58	ہر اچھا کام صدقہ ہے	37
59	کپڑا صدقہ کرنے کی فضیلت	37
60	صدقہ گناہوں کا کفارہ ہے	38
61	ایصالِ ثواب کی اصل	38
62	زیادہ ثواب والا صدقہ	38
63	جو کما سکتا ہو وہ صدقہ نہ لے	39
64	تین اعمال منقطع نہیں ہوتے	39
65	خطبۂ مبارک	40
66	اللہ کس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا؟	40
67	پوشیدہ دشمن کو صدقہ دینا افضل ہے	41
68	نارِ جہنم سے چھٹکارے کا اعمال	42
69	مسلمان بھائی پر ایک درہم کی فضیلت	43
70	ایک زمانہ ایسا آئے گا۔۔۔!	44
71	کنجوسی اور بد خلقی	44
72	پوشیدہ صدقہ کی فضیلت	45
73	صدقہ باقی رہنے والا ہے	46
74	صدقہ کے پانچ اقوال	47
75	جمعہ کے دن دُگنا ثواب	47
76	مؤمن کا صدقہ اس پر سایہ فگن ہوگا	48
77	مسلمان صدقہ کے سائے میں ہوگا	48
78	صدقہ جہنّم سے حجاب ہے	49
79	جہنّم سے بچاؤ کا طریقہ	49
80	صدقہ کی برکت	50
81	صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا	50
82	فقر کا دروازہ	50
83	افضل صدقہ	51
84	اعمالِ صالحہ کا فخر	51
85	صدقہ کا عظیم الشان اجر	52
86	صدقات کی پرورش	52
87	صدقہ دے کر واپس نہ لو	53
88	صدقہ کے ذریعے تین لوگوں کا جنت میں داخلہ	53
89	صدقہ کی مثال	54
90	روزانہ ۳۶۰ مسکینوں کو صدقہ	54
91	صدقہ کی وجہ سے جان بچ گئی	55
92	محتاج وفقیر کون؟	56

مقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی نظرِ عنایت کے طفیل یہ رسالہ بنام ''صَدَ قہ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ہر کتاب ورسالے کی طرح اس رسالے کا موضوع بھی حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ ہے۔اور یہ درحقیقت حضرت کا فیضانِ نظر ہے کہ مجھے اس کام پر مقرّر فرمایا ہوا ہے۔اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں حاسدین کے حسد اور شریروں کے شُرور سے محفوظ فرمائے۔

اصل موضوع کو سمجھنے سے پہلے بطور مقدمہ کچھ باتوں کا جاننا بہت مفید ہے۔

دینی فائدے تین قسموں میں منحصر ہیں

پہلی قسم

(۱) اپنے آپ پر خرچ کرے یوں کہ عبادت پر خرچ کرے یا عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لئے خرچ کرے، عبادت پر خرچ کرنے کی مثال حج اور جہاد پر مال خرچ کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں کام مال کے بغیر نہیں ہوتے اور یہ دونوں کام تمام عبادتوں کی اصل ہیں۔

(۲) عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے خرچ کرنے کی مثال کھانے، لباس، رہائش، نکاح اور دیگر ضروریاتِ زندگی پر مال خرچ کرنا ہے کیونکہ جب تک

حاجات حاصل نہ ہوں تو دل ان کی تدبیر میں مصروف ہوتا ہے اور دین کے لئے فارغ نہیں ہوتا اور جس چیز کے بغیر آدمی عبادت تک نہ پہنچ سکے اس کی تکمیل بھی عبادت ہوتی ہے۔

لہٰذا دین پر مدد حاصل کرنے کے لئے دنیا سے حسبِ ضرورت لینا دینی فوائد میں سے ہے لیکن ضرورت سے زیادہ لینا اور عیاشی اس میں داخل نہیں ہے کیونکہ وہ محض دنیوی حصّہ ہے۔

دوسری قسم

وہ مال جسے لوگوں پر صرف کرے اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) صدقہ کرنا (۲) مُرَوَّت کے طور پر دینا (۳) عزت کی حفاظت کے لئے دینا اور (۴) خدمت لینے کی اجرت دینا۔

(۱) صدقہ کا ثواب پوشیدہ نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے ان شاء اللہ اس کے فضائل آگے ذکر کئے جائیں گے۔

(۲) مُرَوَّت سے مراد یہ ہے کہ مالدار اور معزز لوگوں کی مہمان نوازی پر مال خرچ کیا جائے یا تحفہ دیا جائے یا مدد کی جائے اس کو صدقہ نہیں کہتے بلکہ صدقہ وہ ہوتا ہے جو ضرورت مند لوگوں کو دیا جائے لیکن یہ دینی فوائد میں سے ہے کیوں کہ اس طرح انسان کو دوست اور بھائی مل جاتے ہیں نیز اس طرح سخاوت کی صفت حاصل ہوتی ہے اور وہ سخی لوگوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہی شخص سخاوت کی صفت سے موصوف ہوتا ہے جو لوگوں کے ساتھ احسان اور مُرَوَّت کا سلوک کرتا ہے اس عمل کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

(۳) عزّت بچانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس لئے مال خرچ کرے تاکہ شعراء اور بے وقوف لوگ اس کے خلاف برا کلام استعمال نہ کریں اس طرح وہ ان کی زبانیں بند کرتا اور ان کے شر کو دور کرتا ہے اس کا فائدہ اگرچہ دنیا میں فوری حاصل ہوتا ہے لیکن اس کا دینی فائدہ بھی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

''جس مال کے ذریعہ آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے

وہ صدقہ لکھا جاتا ہے''۔(السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث: ۲۱۶۶۳)

یہ خرچ دینی کیوں نہ ہوگا جب کہ اس کے ذریعہ غیبت کرنے والے کو غیبت سے بچانا ہے نیز خود کو بھی بدلے اور انتقام کی بنا پر حدود شرع سے تجاوز کرنے سے بچانا ہے۔

(۴) جہاں تک خدمت لینے کی خاطر پیسہ خرچ کرنے کا معاملہ ہے تو آدمی اپنے اسباب کی تیاری میں جن کاموں کا محتاج ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں اگر وہ خود ہی تمام کام کرنے لگے تو دقّت ہو جائے اور ذکر وفکر کے ذریعہ راہ سلوک پر چلنا مشکل ہو جائے جو کہ سالکین کے بلند مقامات ہیں۔

جس آدمی کے پاس مال نہیں ہوتا وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کا محتاج ہوتا ہے وہ غلّہ خریدتا اور پیستا ہے، گھر کی صفائی خود کرتا ہے حتیٰ کہ جس خط کی اسے ضرورت ہو وہ بھی خود لکھنا پڑھتا ہے تو جو کام دوسروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے اور اس سے تمہاری غرض پوری ہو جاتی ہے جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو تو تمہیں

نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیوں کہ علم حاصل کرنا، عمل کرنا اور ذکر وفکر میں مشغول رہنا چاہے اور یہ کام دوسروں کے ذریعہ نہیں ہو سکتے لہٰذا ان کو چھوڑ کر دوسرے کاموں میں مشغول ہونا نقصان کا باعث ہے۔

تیسری قسم

کسی خاص آدمی پر مال خرچ کرنے کے بجائے ایسے مصارف میں خرچ کرے جس سے عام لوگوں کو فائدہ حاصل ہو۔ جیسے مساجد، پل، سرائے اور بیماروں کے لئے ہسپتال وغیرہ بنانا، راستے میں پانی کی سبیلیں لگانا اور اس کے علاوہ اچھے مقاصد کے لئے زمین وقف کرنا یہ دائمی خیرات ہے جس کا فائدہ مرنے کے بعد بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور نیک لوگ مدتوں اس فوت شدہ کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان دعاؤں کی برکات اسے حاصل ہوتی ہیں اس سے بڑھ کر کیا بہتری ہو سکتی ہے۔ آخر میں یہ بھی سن لیں!

مال تین طرح کا ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ

بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال حالانکہ اس کا مال تو صرف تین طرح کا ہے:

مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى

(۱) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا (۲) جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور

(۳) جو صدقہ کر کے محفوظ کر لیا

وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۷۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

إِذَا اسْتُوْدِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ

''جب اللہ عزوجل کے پاس کسی چیز کو امانت کے طور پر رکھا جاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے''۔ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: ۳۳۴۳)

ان باتوں کو سمجھنے کے بعد اب ہم اپنے اصل موضوع (صدقہ) کی طرف چلتے ہیں۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے اور اپنے علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ النّبیِّ الامین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

صدقہ کا لغوی معنیٰ

صدقہ کا لغوی معنیٰ ہے: خیرات، صدقہ کی جمع صدَقات ہے۔ (المنجد: ص ۵۶۱)

صدقہ کی تعریف

علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی نے صدقہ کی تعریف ان

الفاظ میں بیان کی:

هِيَ الْعَطِيَّةُ تَبْتَغِيْ بِهَا الْمَثُوْبَةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى

یعنی، صدقہ وہ عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب کی امید پر دیا جائے۔

(کتاب التعریفات: باب اللصّاد، ص ۹۴)

صدقہ کی اصطلاحی تعریف ہے:

عَطِيَّةٌ يُرَادُ بِهَا الْمَثُوْبَةُ لَا التَّكْرِمَةُ

یعنی وہ عطیہ ہے جس سے عزّت افزائی کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ (کشاف اصطلاحات: ج ۲ ص ۳۴)

صدقہ کی دو اقسام

صدقہ دو قسم کا ہوتا ہے، (۱) صدقہ واجبہ (۲) نافلہ۔

(۱) صدقہ واجبہ:

وہ صدقہ ہے جس کے مصرف کے لئے مستحق (فقیر، مسکین) ہونا لازمی ہے جیسے زکوٰۃ و صدقۂ فطر، نذر و کفّارہ وغیرہ۔

(۲) صدقہ نافلہ:

وہ صدقاتِ نافلہ کہ عام مخلوق کے لئے ہوتے ہیں اور ان کو لینے میں کوئی ذِلت نہ ہو تو وہ غنی کو لینا بھی جائز ہے جیسے، سبیل کا پانی، نیاز کی شیرینی وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰ ص ۲۶۱)

اللہ کے نزدیک نیکی اور بھلائی کیا ہے۔۔۔؟

اللہ ربّ العزّت نیکی کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ترجمہ: نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کردو نیکی تو اُس کی ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ وکتاب وانبیاء پر ایمان لایا اور:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ

''مال کو اُس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سائلین کو اور گردن چھڑوانے میں دیا''۔

And gives his dear wealth for love of Allah to kindred and orphans and the needy and the wayfarer and the beggars and for redeeming necks.

مزید آگے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف ومصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں''۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۱۷۷)

نیکی کے چھ طریقے

اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے گئے ہیں (۱) ایمان لانا

(۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا ایمان کی۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

صدقہ اور صلۂ رحمی

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، تاجدارِ رسالت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِوِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ، وَصِلَةٌ

"عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر دو صدقے ہیں ایک صدقہ دوسرا صلہ رحمی"۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث:۶۵۸)

عزّت کا ثواب

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ O

"بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے (دُگنے) ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے"۔

Surely, the alms giving men and alms giving women and those who gave a

goodly loan to Allah, it shall be doubled for them and for them is an Honourable reward.

(سورۂ حدید: آیت ۱۸)

صدقہ کی حسرت

رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ O

’’اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا‘‘۔

O my Lord! Why did You not grant me respite for a little time, so that I might have given alms and been among the righteous.

(سورۂ منافقون: آیت ۱۰)

محبوب چیز ربّ کی خاطر خرچ کرنا صدقہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نیکی اور بھلائی تک رسائی حاصل کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ O

''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے''۔

You shall never attain good unless you spend your favourite thing.

(پارہ ۴ سورۂ الِ عمران، آیت ۹۲)

''حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو''۔ (تفسیر خازن، ج ۱ ص ۲۳۶ ۸)

باغ صدقہ کرنا

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بَیرُ حَاء (نامی باغ) بہت پیارا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اپنے اموال میں بیر حاسب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں حضور ﷺ نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوطلحہ نے بایمائے حضور اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں اس کو تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۴۶۱)

شکر کی بوریاں صدقہ کرنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب

ومرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔

(تفسیر مدارک التنزیل (النسفی)، ج ۱ ص ۱۷۰)

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر مزید دینے کا وعدہ

بندہ جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرے، چاہے وہ زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ و خیرات ہو مگر نیّت خالصتاً اللہ کی رضا اور خوشنودی کی ہو تو وہ اس کے بدلے مزید دینے کا وعدہ فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ O

''اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے''۔

And whatever you spend in the way of Allah, He will recompense you with more. And He is the best of the providers.

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا، آیت ۳۹)

جو خرچ کرو گے وہ پورا دیا جائے گا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ O

''اور اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا

اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے''۔

And whatever you will spend in the path of Allah, shall be repaid to you in full and in no way you will be in loss.

(سورۂ انفال، آیت ۶۰)

ایک کے بدلے سات سو سے زائد کا وعدہ

اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اجر کو مثال کے ذریعے سمجھاتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O

"جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے"۔

The example of those who spend their wealth in the way of Allah is like that of a grain which caused to grow seven ears and in each ear one hundred grains and Allah may increase more than that for whomsoever He pleases; and Allah is

Bountiful, All-knowing.

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۱)

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر عظیم ثواب اور غم و خوف سے نجات

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ O

"جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ اذیت دیتے ہیں اُن کے لئے اُن کا ثواب اُن کے ربّ کے حضور ہے اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

Those who spend their wealth in the way of Allah, then after spending neither boast of favours conferred nor injure, their reward is with their Lord, and they shall have no fear, nor any grief.

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۲)

شانِ نزول

یہ آیت حضرت عثمان غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکر اسلام کے لئے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کئے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہ رسالت میں حاضر کئے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے

نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے رکھ لئے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

صدقہ محتاجی کو دور کرتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُم بِالْفَحْشَآءِ ج وَاللّٰہُ یَعِدُکُم مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلاً ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ O

’’شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے، محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے‘‘۔

The devil dreads you of destitution and commands you of lewdness, and Allah promises you forgiveness and abundance. And Allah is All-Embracing All-Knowing.

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۶۸)

شیطان تنگدستی سے ڈراتا اور دھمکاتا ہے

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: دو چیزیں اللہ کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے ہیں۔ (۱) شیطان فقر کی دھمکی دیتا ہے (۲) برائی کا حکم دیتا ہے، کہتا ہے اپنے مال کو

خرچ نہ کر اسے پاس رکھ کیونکہ تو محتاج ہے۔ اور اللہ تعالیٰ گناہوں پر بخشش کا مژدہ سناتا ہے اور رزق میں فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔ (تفسیر در منثور، ج ۱ ص ۸۹۸)

صدقہ شیاطین سے چھڑوا کر نکالا جاتا ہے

حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى
يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا

''جب کوئی آدمی کسی چیز کا صدقہ دیتا ہے تو اس چیز کو
ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا کر نکالتا ہے''۔

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۲۹۶۲)

وضاحت: مذکورہ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ بندہ جس چیز کو بطور صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو ستّر شیاطین اُسے اپنے جبڑوں میں دبا لیتے ہیں اور صدقہ دینے سے روکتے ہیں، اگر بندہ توفیقِ الٰہی سے صدقہ دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ حدیثِ مبارک کی رَو سے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے صدقہ چھڑانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

جو جہنّم سے آزادی چاہے اپنا مال صدقہ کرے

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى O الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى O

''اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا
پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو''۔

But the most pious one shall be kept far away from it, Who gives his wealth to become purified.

(پارہ ۳۰، سورۃ اللیل، آیت ۱۷، ۱۸)

وضاحت: اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جو ربّ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے خاطر اپنا مال زکوٰۃ، صدقات، خیرات یا کسی بھی صورت میں راہِ خداوندی میں قربان کرے، وہ جہنّم کی ہولنا کیوں سے بچا لیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

صدقۂ نافلہ

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ O

"تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے"۔

They ask you what they should spend. Say: whatever wealth you spend in good, then that is for parents and near relatives and orphans and the needy and the wayfarer. And whatsoever good you do,